کتاب "تاریخ اسلام میں ام المومنین عائشہ کا کردار" کا خلاصہ

تحریر: بتول فاطمہ عابدی (پاکستان)[1]

دریافت: ۲۰۱۶/۰۸/۱۱ انتخاب: ۲۰۱۷/۰۲/۱۹

تمہید

تجزیہ اور تبصرہ کے لیے جس کتاب کا انتخاب کیا گیا ہے اسکا عنوان ہے "تاریخ اسلام میں ام المومنین عائشہ کا کردار" یہ کتاب آیت اللہ مرتضی عسکری کی کتاب "احادیث ام المومنین عائشہ ادوار من حیاتھا" کا ترجمہ ہے جو اصل میں عربی زبان میں لکھی گئی ۔پہلے اس کا ترجمہ فارسی زبان میں ۳ مختلف جلدوں میں ہوا۔یہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے جو ۳ جلدوں پہ مشتمل ہے لیکن تینوں جلدیں ایک کتاب کی صورت میں موجود ہیں۔ہر جلد تقریبا ۲۰۰ صفحات کی ہے یعنی کل ملا کر تقریبا ۶۰۰ صفحات ہیں۔

کلیدی الفاظ: تاریخ اسلام، ام المومنین عائشہ، کا خلاصہ

ناشر اور مترجم کا تعارف

اس کتاب کا اردو میں ترجمہ علی اختر گوپالپوری رضوی نے کیا ہے لیکن ابھی تیسری جلد کے ابتدائی صفحات تک پہنچے تھے کہ زندگی کی مہلت ختم ہو گئی اور ان کے انتقال کے بعد ان کے فرزند کرار حسین گوپال پوری رضوی نے اپنے والد کے ادھورے کام کو مکمل کیا۔

۱- طالبہ بیچلرز کورس، المصطفیٰ ﷺ ورچوئل یونیورسٹی، قم، ایران، batoolfatima79@yahoo.com

اس کتاب کے مترجم علی اختر رضوی ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ میں انڈیا کی اسٹیٹ بہار کے شہر گوپال پور میں پیدا ہوئے اور ۱۰ فروری ۲۰۰۲ ء کو ۵۳ سال کی عمر اپنے آبائی شہر میں ہی وفات پائی ۔ علی اختر رضوی ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔اپنی علم دوستی اور سخاوت کی وجہ سے غیر معمولی طور پر مشہور رہے۔ان کی ادبی اور اسلامی خدمات کی وجہ سے انھیں کئی خطابات سے نوازا گیا جن میں سے ایک "ادیب عصر" ہے۔ علی اختر رضوی بذات خود بھی کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور زیر نظر کتاب کے علاوہ بھی بہت سی کتابوں کا فارسی اور عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔دور حاضر کے مرجع تقلید آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کی فرمائش پر علی اختر گوپال پوری رضوی نے عبدالحسین امینی کی شہرہ آفاق کتاب "الغدیر" کا اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔جو یقینا اردو اہل زبان کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔علی اختر رضوی نےقرآن، ولایت اور واقعہ کربلا پر کئی مقالات بھی تحریر کیے ہیں اور اسی حوالے سے ان کی شاعری نوحوں ،قصیدوں اور غزلوں کی صورت میں ۳ کتابوں میں مدون ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

"تاریخ اسلام میں ام المومنین عائشہ کا کردار" اس کتاب کو انصاریان پبلیکیشنز، قم (ایران) نے ۲۰۰۵ میں شائع کیا اس ادارے کی علوم اهلبیتؑ کو نشر کرنے میں بہت خدمات ہیں ۔اس ادارے کی بنیاد، بانیان کی جانب سے آیت اللہ محمد حسین طباطبائی اور دیگر شیعہ علماء سے ملاقات کے بعد رکھی گئی تاکہ علوم اهلبیتؑ کو دنیا کی ہر زبان میں ہر خطّے تک پہنچایا جاسکے۔اسی لیے اس ادارے کی مطبوعات نہ صرف فارسی و عربی بلکہ فرانسیسی،روسی ہسپانوی، اطالوی ،جرمن اور دیگر رائج زبانوں میں بھی ہیں۔یہ ادارہ مستند اور معیاری کتب کی اشاعت اور اور علوم و پیغام آل محمّد کو مختلف زبانوں میں پھیلانے کے لیے کوشاں ہے تاکہ دنیا کے ہر خطے میں رہنے والا شخص علوم و تعلیمات محمد و آل محمدؐ سے استفادہ کرسکےاور حق و حقیقت کا ادراک کرسکے۔

علامہ سید مرتضی عسکری

اب چاہوں گی کہ کچھ سطریں اس کتاب کے مولف آیت اللہ مرتضی عسکری کی شان میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل کروں ،مرتضی عسکری جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ میں سامرہ میں ایک علمی گھرانے میں متولد ہوئے آپ کے والد کا نام سید محمد اسمٰعیل ہے اور آپ کے آباء و اجداد صدیوں سے ساوہ اور سبزوار میں علمی تبلیغ اور مراجعیت سے سرفراز تھے ،بعد ازاں آپ کے خاندان نے سامرہ ہجرت کی اور وہیں پر سید مرتضی عسکری کی ولادت ہوئی ۔ابتدائی دینی تعلیم سامرہ سے ہی حاصل کی پھر ۱۳۵۰ھ میں قم تشریف لائے یہاں کلامی کتب کی تدریس کی مہم چلائی لیکن ناکامی سے دلبرداشتہ ہوکر واپس سامرہ آگئے۔جب آیت اللہ بروجردی کی مرجعیت کا آغاز ہوا تو دوبارہ قم آئے لیکن سیاسی حالات کے پیش نظر بغداد تشریف لے گئے وہاں کئی رفاہی کام کیے ہاسپٹل، کتب خانے ، لون دینے کے ادارے اور اصول دین کالج قائم کیا ۔سید مرتضی عسکری نے میرزا شیرازی کے تمباکو کے حرام قرار دیئے جانے کے فتوے کو سراہا اور اسی کے زیر اثر انھیں اندازہ ہوا کے مغربی طاقتیں اسلامی دنیا کے خلاف ثقافتی حملہ کررہی ہیں۔مرتضی عسکری غالبا وہ پہلے مفکر ہیں جنھوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا کی یورپی طاقتیں مشرقی ممالک میں اپنا نظام تعلیم عام کرکے اپنے مفادات حاصل کررہی ہیں انھوں نے اس شعبے میں تحقیقات کیں تاکہ مشرقی نظام تعلیم کے فرسودہ ہونے کے اسباب کا پتہ چلایا جاسکے،انھوں نے اس وقت کے نظام تعلیم کو چیلنج کیا، کئی اسلامی ممالک کا دورہ کیا اور کئی علمی شخصیات سے ملاقاتیں کیں ۔آقا خمینی اور آیت اللہ میرزا اشتہاردی جیسے علماء سے کسب فیض کرنے کی وجہ سے آپ کی علمی اور رفاہی فعالیتوں کے ساتھ ساتھ آپ کی سیاسی فعالیت بھی بہت زیادہ تھی۔اپنے مقصد تخلیق کو مکمل کرکے یہ عظیم عالم دین ۱۶ ستمبر ۲۰۰۷ع کو ۹۳ سال کی عمر میں ،تہران میں اپنے رب کے حضور پیش ہوگئے۔

آیت اللہ سید مرتضی عسکری کے تحقیقی کام کو ۳ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱- تخلیق کے بنیادی مراحل؛

۲- اسلام کی بنیادی تعلیمات؛

۳- بنو عباس کے زوال تک اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار.

ان کی دقیق تحقیق کے نتیجے میں ایسی شہرہ آفاق تصانیف وجود میں آئیں جنھوں نے محققین کو ششدر کردیا اور تاریخ کو نئے سرے سے نئے انداز میں دیکھنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی اور طبری جیسے متعصب مورخین کے خود ساختہ نظریات باطل قرار پا گئے۔ مرتضی عسکری نے ایسے ناقابل تردید ثبوت اور مواد مہیا کیا کہ جس کی بنیاد پر صحیح تاریخ کو جھٹلایا نہ جاسکے۔اس طرح سچ جو درباری نمک خوار مورخین کے قلم سے لکھے گئے جھوٹ کے پلندوں کے نیچے چھپا ہوا تھا ،اس عالم دین کی محنت اور جانفشانی کی وجہ سے پوری آب وتاب سے دنیا کے سامنے آگیا۔

مرتضی عسکری کے قلم سے کئی شہکار وجود میں آئے جن میں سے چند تصانیف یہ ہیں:

۱- عبداللہ بن سبا و اساطیر الاخرۃ؛

۲- خمسون و ماۃ صحابی مختلق؛

۳- ما علم لا مدرسہ؛

۴- کیف تعلم دین؛

۵- مقدمہ ای بر مراۃ عقول؛

۶- راوۃ مختلفون؛

۷- من تاریخ الحدیث؛

۸- من بکا علی المیت؛

۹- امامت و مھدویت در مکتب الخلفاء؛

۱۰- نگاہ انبیادر احیاء دین.

تاریخ اسلام میں ام المومنین عائشہ کا کردار

یوں تو الحمداللہ ہمارے مذھب حقہ میں کتب کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن ان تمام کتب اور خود مرتضی عسکری کی ہی بے شمار کتب کے درمیان اس مخصوص کتاب کے انتخاب کی وجہ اس کتاب کا ایک مشکل موضوع پر منفرد انداز میں تحریر کیا جانا ہے ۔اسلوب تحریر آسان سادہ اور دلچسپ ہے ۔اس کتاب کے مکمل مطالعے کے کافی دن بعد بھی مطالب اور الفاظ ذہن میں گردش کرتے رہتے ہیں جس میں یقینا مولف کے ساتھ ساتھ مترجم کا بھی کمال ہے۔اس کتاب کو منتخب کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے، کہ ہر چند مصنف شیعہ عالم دین ہیں لیکن یہ کتاب ہر قسم کے تعصب سے دور ہو کر صرف اور صرف حقائق کی بنیاد پر لکھی گئی ہے۔

یہ کتاب ام المومنین عائشہ کی حیات و زندگی کے واقعات پر مشتمل ہے اور ان کی زندگی میں پیش آنے والے حوادث کا جائزہ لیتی ہے لیکن اصل مقصد یہ نہیں کہ ام المومنین کے حالات زندگی لکھے جائیں بلکہ بلند تر اور وسیع مقصد پیش نظر ہے مولف چاہتے ہیں کہ ام المومنین کی شخصیت اور کردار کو واضح کیا جائے تاکہ وہ احادیث جو ام المومنین سے مروی ہیں ان کا تجزیہ و تحلیل کیا جاسکے اور ان احادیث کی صحت و سقم اور اعتبار و واقعیت کی حدیں واضح ہو جائیں۔

خود مولف پیش گفتار میں لکھتے ہیں ً معاویہ کا زمانہ اسلام میں اس وجہ سے خاص امتیاز کا حامل ہے کہ اس میں ہر جانب سے اسلامی احکامات وآ ثار میں تحریف کی گئی اور حدیث سازی کا کارخانہ نمک خواروں او ر ہواپرستوں کے سہارے قائم ہوااس سلسلے میں ام لمومنین عائشہ نے جو تعاون کیا ضروری ہے کہ ہم اسے صحیح طور پر سمجھیں ً

مولف کا مقصد ہر گز تعصب کی آگ بھڑکانہ یا کسی کی کردار کشی نہیں ہے بلکہ مولف نے بالکل غیر جانب دار رہتے ہوئے حقائق کا تجزیہ کیاہے اور اکثر سے بیشتر وہ اقوال نقل کیے ہیں جو ام لمومنین نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں۔

وحدت المسلمین کے داعی کسی بھی عالم کے لیے اس موضوع پر قلم اٹھانا آسان نہیں تھا اس راہ میں کئی مشکلات حائل تھیں خود مولف فرماتے ہیں " اس وادی میں قدم رکھنا آسان نہیں ہوتا سب سے پہلی رکاوٹ یہ عقیدہ ہے کہ صدر اسلام کے تمام مسلمان برتر اور افضل ہیں اور انھیں ہر حال میں مقدس سمجھنا چاہئیے چنانچہ تلاش حق و حقیقت کا راستہ اسی وقت بند ہو جاتا ہے ۔دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اسطرح کے مطالب سے وحدت المسلمین متاثر ہونے کا ڈر رہتا ہے لیکن اگر ایسا نہ کیا جائے تو تحقیق کا دروازہ بند ہو جائے۔ تیسرا مسئلہ اجداد کی پرستش ہے اگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اجداد کسی کو متبرک سمجھتے تھے تو ہم ہرگز اس کے خلاف کوئی بات سننا یا پڑھنا پسند نہیں کرتے ۔ چوتھی وجہ جھوٹی انا اور تعصب ہے جس کی وجہ سے اکثر لوگ سچائی کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کی انا انھیں حقیقت قبول نہیں کرنے دیتی" ۔

ان تمام وجوہات کے باوجود مولف نے غیر جانب دار ہوکر ،کسی کی دل آزاری کیے بغیر اور ایسے الفاظ استعمال کیے بغیر جو کسی کی تحقیر کریں ، حقیقی تاریخ کو الفاظ کا پیراہن پہنایا ہے ۔اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کی ہے کہ "خدا سے دعا کرتے ہیں کہ تفرقہ اور اختلاف کو جڑ سے ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

امام علیؑ فرماتے ہیں دو چیزوں کا طالب کبھی سیراب نہیں ہوتا طالب دنیا اور طالب علم۔اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ام المومنین کی شخصیت اور حالات زندگی کے بارے میں مفصل معلومات موجود ہیں لیکن اس کے باوجود قاری کا جذبہ شوق کتاب پڑھنے سے اور بیدار ہوتا ہے اور دل چاہتا کہ اس موضوع سے متعلقہ

موضوعات پر مزید مطالعہ کیا جائے۔ اس کتاب میں جن کتب اور مصنفین کا حوالہ دیا گیا ان میں صحیح مسلم، صحیح بخاری، تاریخ ابن اثیر، طبری، فتح الباری، مسند احمد بن حنبل، محلّی امام شافعی، المعارف ابن قتیبہ، عقد فرید، یاقوت حموی، ابن کثیر، تفسیر در منثور، شرح نہج البلاغہ او رمروج الذھب شامل ہیں

یہ نکتہ قابل غور ہے کہ زیادہ تر جن کتب اور علماء کا حوالہ دیا گیا وہ مسلک اہلسنت سے تعلق رکھتے ہیں یعنی ایک ایسی شخصیت (ام لمومنین عائشہ) جو مسلک اہلسنت میں معتبر ترین راوی سمجھی جاتی ہے ان کی اصل شخصیت کو سامنے لانے کے لیے خود مسلک اہلسنت کی ہی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور یہ دعوت فکر دی گئی ہے کہ، کیا واقعی ام لمومنین اتنی ذمہ دار اور لائق اعتماد تھیں کہ ان کی بیان کردہ ہر حدیث کو صحیح مان کر اس پہ یقین کیا جاسکتا ہے؟ کیا واقعی ام المومنین کی بیان کردہ احادیث سے شرعی قوانین کو اخذ کیا جاسکتا ہے؟

اگر کوئی اس کتاب کا مطالعہ تعصب کو بالائے طاق رکھ کر کرے تو حقیقت کو قبول کرلے گا

مصنف نے کتابوں کا حوالہ دینے کے علاوہ جہاں کہیں نتیجہ بیان کیا ہے یا اپنی رائے کا اظہار کیا ہے وہاں اتنی منطقی اور عقلی دلیلیں دی ہیں کہ انھیں رد کرنا ممکن نہیں ہے۔ کتاب میں ہر واقعے کے لیے علیحدہ علیحدہ سرخیاں لگائی گئیں ہیں اور پھر مزید ذیلی سرخیوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اگر بعد میں کسی مقصد کے لیے اس کتاب میں سے کسی واقعے کا حوالہ دینا ہو تو آسانی سے مطلوبہ واقعہ کو ڈھونڈا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ صرف ام لمومنین ہی نہیں بلکہ اس وقت کی چیدہ چیدہ شخصیات جو کس بھی طرح ام لمومنین اور ان کے کار ناموں سے متعلق رہیں ان سب شخصیات کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں اسی وجہ سے اس وقت کا معاشرتی اور سیاسی منظر قاری کی آنکھوں کے آگے مجسم ہو جاتا ہے۔ مولف نے اس کتاب کو کچھ فصلوں میں تقسیم کیا جس میں سے حساس ترین مندرجہ ذیل ہیں:

۱- عائشہ عثمان کے زمانے میں؛

۲- عائشہ حکومت علیؑ کے زمانے میں؛

۳- عائشہ حکومت معاویہ کے زمانے میں.

کوئی بھی ایسی شخصیت جسے گزرے سالوں گزر چکے ہوں اسے مکمل طور پر سمجھنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس وقت کے سیاسی حالات ،معاشرتی حالات لوگوں کی ذہنیت اور ماحول کو نہ سمجھا جائے اسی لیے مولف نے صرف شخصیات کا پس منظر بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس زمانے کے سیاسی حالات اور وہ جنگیں جن سے ام لمومنین کا براہ راست تعلق نہیں ہے انھیں بھی مفصل بیان کیا ہے ۔

یہ تمام تاریخی حقائق جمع کرنا ۔ انھیں ایک دوسرے سے مربوط کرنا اور پھر کتابی شکل دینا یقینا مولف کے لیے آسان نہیں رہا ہوگا لیکن بیشک ہر زمانے میں اور خاص طور پر غیبت امام زمانہؑ میں اللہ رب العزت خود دین حق کی حفاظت کا انتظام فرماتا ہے اور اپنے نیک بندوں کو حق کی حفاظت کا وسیلہ قرار دیتا ہے یعنی علماء اور مومنین قلم ، زبان اور تلوار سے جہاد کرتے ہیں تاکہ حق کا بول بالا ہو اور وہ منظر عام پر آسکے ایسے علماء اور مومنین میں سے جو اس دنیا سے جا چکے ہیں انکا نام اس دنیا میں بھی زندہ ہے اور وہ آخرت میں بھی اللہ کی دائمی نعمتوں سے فیضیاب ہیں انھیں میں سے ایک سید مرتضی عسکری ہیں۔